© rasailojaraid.com

بڑے پیمانہ پر نہایت تزک و احتشام کے ساتھ زینت دی ایک دن ایک گنبد میں جو شیشہ کا بنا ہوا تھا اپنی عصا پر ٹیکا دیئے ہوئے کھڑے تھے کہ عزرائیل علیہ السلام نے دنیا سے کوچ کا پیام دیا ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات

فلما قضينا عليه الموت ما دلهم على موته الا دابة الارض تاكل منساته فلما خر تبينت الجن ان لو كانوا يعلمون الغيب ما لبثوا في العذاب المهين

اجنّہ کا عقیدہ تھا کہ غیب کا علم بندوں کو بھی ہوتا ہے اس لئے سلیمان علیہ السلام کا وصال ایسی حالت میں ہوا کہ جنوں کو اپنے عقیدے کی غلطی معلوم ہو گئی ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی عصا کا ٹیکہ لگائے اسی طرح کھڑے تھے کہ ملک الموت نے روح قبض کر لی اور کامل ایک سال تک لاش اسی شکل میں باقی رہی جب دیمک نے عصا کو کھا لیا تو آپ کی لاش زمین پر آ رہی۔ اس اثنا میں بیت المقدس کی تعمیر جاری رہی کیونکہ کام کرنیوالے سمجھتے رہے کہ آپ زندہ ہیں اور ہر روز بیگار کام کو دیکھتے رہتے ہیں اس کے بعد معلوم ہو گیا کہ یہ ان کی غلطی تھی اور اگر وہ غیب کی خبر کو جانتے تو ان کی موت سے بھی آگاہ ہو جاتے اور اس کام کے ذلت کی مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ

جامۂ عبدیت ہی چاک بولہبی کا دور ہے
شانِ بلالؓ کہیں ڈھنگ ہی اور نہ طور ہے
شیوۂ بندگی کہاں پیشۂ آذری کہاں
بولہبی کچھ اور ہے شانِ بلالؓ اور ہے
امتِ خیر کا یہی طغرۂ امتیاز ہے؟؟؟
بات کلامِ پاک کی لائقِ فکر و غور ہے

"مصلح"

© rasailojaraid.com